



سوال

(259) غیر مدخولہ کی طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری شادی آج سے تقریباً ساڑھے تین سال پہلے مسماۃ بسمل دختر عبدالہادی کے ساتھ ہوئی صرف نکاح ہوا رخصتی نہیں ہوئی دو تین دن پہلے میں نے اپنے جذبات پر قابو نہ پاتے ہوئے اپنے گھر والوں کے سامنے اپنی بیوی کو طلاق کے الفاظ ادا کر دیے پھر اس دن اپنی بیوی کے گھر جا کر اپنی ساس کے سامنے بھی طلاق کے الفاظ ادا کئے اس عرصے کے دوران میں اپنی بیوی کے گھر بھی جاتا تھا ایک دن ہم اس طرح لیٹے کہ بدن پر کپڑے موجود تھے اور انزال نہیں ہوا اس پر بھی شرمندگی ہوئی قرآن و سنت کی روشنی میں ہماری رہنمائی کریں۔
(عطاء اللہ خاں ولد حاجی میر باچا ساکن R-10 ڈیفنس ویو فیز نمبر 1 کراچی)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ایسی عورت جسے خاوند نے جماع سے پہلے طلاق دے دی ہو اس پر کوئی عدت نہیں ہوتی وہ عدت گزارے بغیر عقد ثانی کر سکتی ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو! جب تم مومنہ عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں بھونے سے پہلے طلاق دے دو تو تمہارے لئے ان پر کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو۔" (الاحزاب 33/49)

لہذا جب غیر مدخولہ عورت کو طلاق دی جائے تو عدت گزارے بغیر وہ نکاح ثانی کر سکتی ہے صورت مسئول میں عطاء اللہ خاں نے جو اپنی غیر مدخولہ کو طلاق دی ہے یہ طلاق واقع ہو چکی ہے لیکن اگر یہ دوبارہ آپس میں تعلقات بحال رکھنا چاہیں تو نیا نکاح پڑھوا سکتے ہیں ان کی ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

تفصیلاً
دین

کتاب الطلاق، صفحہ: 340



محدث فتویٰ